وَاَضَلَّہُ اللہُ عَلٰی عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰی سَمْعِہٖ وَقَلْبِہٖ وَجَعَلَ عَلٰی بَصَرِہٖ غِشَاوَۃً

المحمد

کے

رسالہ ہدایت قبالہ دربیان بعض عقائد

وہابیہ دیوبندیہ

موسومہ

نمونۂ وہابیت

مُصنّفہ

عالم لمعی فاضل لوذعی مولانا قاری حافظ محمد زین العابدین رضوی ٹانڈوی۔

ادام اللہ تعالیٰ افاضاتہ العالیہ افاداتہ الغالیہ

در مطبع

علمی الیکٹرک مشین پریس تلیاتالہ بنارس فون ۵۵۶

مطبوع گردید

قیمت فی جلد۔ چار آنہ ۴ر

سبب تالیف کتاب

اس کتاب کے لکھنے کی وجہ یہ ہوئی کہ میرے ایک دوست اکثر وہابی حضرات کی صحبت میں اٹھتے بیٹھتے اور کبھی کبھی انکی بعض کتابیں بھی دیکھتے رہتے ہیں انکو اس سے منع کرتا تھا اور کبھی یہ بھی کہدیا کرتا تھا کہ وہابیوں کے عقیدے خراب ہیں تم بھی بد عقیدہ اور گمراہ ہوجاؤگے اسپر وہ دوست کہدیا کرتے کہ ہم تو یونہی دنیاوی معاملات میں ان سے میل جول رکھتے ہیں اور وہ لوگ ہمیں کتابیں دیکھنے کو دیتے ہیں تو اخلاقاً ہم لے لیتے ہیں اور کبھی کبھی کچھ دیکھ لیتے ہیں ہم ان باتوں کو مانتے نہیں۔ لیکن ایک بار حسب عادت جب میں نے انکو روکا تو خلاف عادت انہوں نے کہا "وہابیوں کے عقیدے میں کیا برائی ہے؟ جو جو خرابیاں ہوں انہیں آپ لکھ کر ہمیں دیجیے تاکہ ہم اطمینان سے آپ کی باتوں پر غور کریں جو بات حق ہوگی اسے ہم ضرور قبول کرلینگے" میں نے کہا بہت اچھا چنانچہ انکی فرمائش پر میں نے وہابیوں کے یہ چند عقیدے جو قرآن و حدیث اور تمام امت اسلامیہ کے خلاف ہیں انہیں لکھ کر دیدیے۔ خدا کا شکر ہے کہ انہوں نے ہماری اس تحریر کا اچھا اثر لیا اور اقرار کیا کہ واقعی وہابیوں کا مذہب تمام امت کے خلاف ایک نیا مذہب ہے، بلا شک اسمیں انبیاء و اولیاء کی توہین ہے اور انکے عقیدے کی رو سے تمام اگلے پچھلے مسلمان سب مشرک ٹھہرتے ہیں۔ قرآن و حدیث میں شرک ہی کی تعلیم نظر آتی ہے" اور اس بات کی خواہش ظاہر کی اگر اسے چھپوا کر شائع کردیا جائے تو تمام مسلمان گمراہی سے بچ جائیں اور وہابیوں کے فریب میں نہ آئیں۔ اس لیے میں نے اسکی طباعت و اشاعت کی اجازت دی۔ اور اسکا نام نمونہ وہابیت رکھا۔ اب اس کتاب کے دیکھنے والوں سے اتنا اور کہنا چاہتا ہوں کہ اس کتاب کا مقصد کسی کی دل آزاری یا کسی کو برا بھلا کہنا نہیں ہے بلکہ مقصد یہ ہے کہ حق و ناحق میں آپ خود فیصلہ کرکے حق کو اختیار کریں اور ناحق کو چھوڑ دیں کہ اللہ حسیب ہے قیامت قریب ہے۔ علم و عقل مال و دولت عزت و جاہت دوست آشنا، استاد و پیر کچھ کام نہ آئے گا جو کچھ کام آئے گا وہ ایمان صحیح و عمل صالح۔ اگر ایمان سلامت ہا تو پھر انبیاء اولیاء استاد و پیر کی شفاعت بھی کام آئیگی نیک عمل روزہ نماز وغیرہ سب ہی کام آئینگے نہیں تو اُولٰئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ سارے عمل اکارت اور برباد جائینگے۔ اور جہنم ہی ٹھکانا ہوگا۔ مجھے امید ہے کہ ناظرین انصاف سے کام لیکر یہ دیکھیں گے کہ کیا کہتا ہے یہ نہ دیکھیں گے کہ کون کہتا ہے۔ فقط

خیر خواہ مسلمین

فقیر زین العابدین

تمہید

برادران اسلام مسلمانوں کے نزدیک ایمان سب سے زیادہ عزیز اور قیمتی چیز ہے اور کیوں نہ ہو کہ ایمان ہی کے صحیح ہونے پر تمام نیکیوں کے قبول ہونے کا دارومدار ہے کافروں کے لئے خدا کا فرمان ہے اُولٰٓئِکَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ انکے اعمال برباد ہیں۔ اعمالهم کسراب بقیعة ... الآیہ انکے اعمال سراب ہیں دیکھنے میں پانی اور حقیقت میں ریت جس سے کچھ پیاس نہ بجھ سکے۔ تو عزیزو جبتک ایمان صحیح نہیں ہوگا نجات ہی ناممکن ہو جائیگی کسی بھلائی کا ثواب تو دور رہا۔ اسلئے ہر مسلمان کو اپنے ایمان و عقیدہ کی حفاظت جان سے زیادہ کرنی چاہئے اور عقائد کے درست کرنے میں پوری کوشش کرنی چاہئے۔ اس بات سے بھی بے خبر نہ رہنا چاہئے کہ ہر زمانہ میں شیطان آدمیوں بلکہ نیک آدمیوں کے بھیس میں لوگوں کے ایمان بگاڑتا رہتا ہے جیسا کہ قرآن میں ہے شَیٰطِیْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ یُوْحِیْ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا (انسانوں میں کے شیطان اور جنوں میں کے شیطان ایک دوسرے کو چکنی چپڑی باتیں بتاتے ہیں دھوکا دینے کیلئے) اور فرماتا ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (کچھ لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور قیامت پر ایمان لائے وہ در حقیقت مومن نہیں اللہ سے مکاری کرتے ہیں اور مسلمانوں کو دھوکے دیتے ہیں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ستفترق امتی ثلثة وسبعین فرقة کلهم فی النار الا واحدة کہ اس امت کے یعنی کلمہ لا الٰہ الا اللہ پڑھنے والوں کے تہتر گروہ ہو جائینگے سب جہنمی ہونگے سوا ایک کے اور وہ گروہ اہل سنت ہے جو ہمارے طریقہ پر رہیگا۔ اب ہم اس مختصر تمہید کے بعد آپکو وہابیوں کے چند عقائد بتاتے ہیں جو توحید اور سنت کی پیروی کے بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں اور سچے پکے مسلمانوں کو قبر پجا مشرک بدعتی بتاتے ہیں۔ تاکہ آپ خود فیصلہ کریں کہ آپ حق پر ہیں یا وہابی صاحبان۔ اور مشرک بدعتی سچے وہابی حضرات ہیں یا آپ۔ اس سے

ف یہاں جو وہابی صاحبان کو مشرک پکا لکھا گیا آپ اسپر تعجب نہ فرمائیں اسے غلط نہ جانیں ابھی کل کی بات ہے آپکو بھی یاد ہوگا کہ معلوم و مشہور کانگریسی کے قتل پر اسکا غم منانے کیلئے ملک کے طول و عرض میں تقریریں کیں اور اسے شہید کہا اور شہدا کے فضائل کی آیتیں اسپر چسپاں کیں اسے ثواب پہونچانے کو قرآن خوانی کی۔ اسکی لاش کی تعظیم و تکریم کی اسپر پھول چڑھائے اور جو لاش میں شریک نہ ہو سکے انہوں نے اسکی راکھ منگوا کر اس راکھ کیساتھ وہ سب مراسم ادا کئے جو انکے بھائیوں نے لاش کے ساتھ کیا تھا کہ اسپر پھول چڑھایا اسکو جلوس کیساتھ اور اسکی تصویر کیساتھ بڑے اہتمام و احترام سے تمام رستہ ساتھ چھوٹے مشرکانہ گیت رگھوپت راگھو راجہ رام گاتے ہوئے دریا تک گئے اور دریا پر اس راکھ کو بہایا۔ یہ سب حرکتیں دیکھا یاد ہوگا صرف عوام وہابیہ نے نہیں کیں بلکہ وہابیوں کے بڑے بڑے مولویوں نے کیں عبرت کا مقام ہے کہ وہابی صاحبان خود تو ایسی کھلی کھلی مشرکانہ رسمیں مشرک کی باتیں کریں اور وہابی توحید میں کوئی فرق نہ آئے اور دوسرے جائز و مستحب امور کریں تو مشرک ٹھہریں ولا حول ولا قوة الا باللہ۔ اچھا قیامت کچھ دور نہیں معلوم ہو جائیگا کسکا بیڑا پار ہوتا ہے۔

پہلے کہ ہم عقائد لکھیں تھوڑا سا انکے ظاہر ہونے کا حال لکھتے ہیں۔ یہ **فرقہ وہابیہ** ۱۲۰۹ھ میں عرب کے پورب ریگستانی
علاقہ نجد میں پیدا ہوا اسکا بانی ابن عبد الوہاب نجدی تھا اس نے مکہ مدینہ پر حکومت حاصل کرنے کیلئے ایک گروہ تیار کیا
اور اپنے گروہ کو بتایا کہ تمام دنیا کے مسلمان توحید و سنت چھوڑ چکے ہیں سب مسلمان شرک و بدعت کرنے کی وجہ سے
اسلام سے نکل گئے ہیں اور مکہ مدینہ میں قبر کی پوجا ہوتی ہے اور سب لوگ شرک میں گرفتار ہیں لہذا مکہ پر چڑھائی کرنی چاہئے
اور شرک بدعت کرنے والوں سے جہاد کر کے انہیں قتل کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہ سب مشرک ہو گئے ہیں چنانچہ اس گروہ نے
مکہ و مدینہ پر چڑھائی کی اور وہاں کے علماء و سادات کو قتل کیا عام مردوں عورتوں کی بے حرمتی کی صحابیوں اور
اماموں اور شہیدوں کی قبریں تک کھود ڈالیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں گھوڑے باندھے
اور انکے روضہ پاک کا نام صنم اکبر (بڑا بت) رکھا اور طرح طرح کے ظلم و بے دینی کی۔ جیسا کہ حدیثوں میں آیا ہے کہ نجد سے
شیطان کا گروہ نکلے گا وہ یہ گروہ بارہ سو برس پر نکلا۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ نے اسے خارجی بتایا باغیوں کے
باب میں اس کا حال و عقیدہ لکھا اور دیگر علمائے مکہ و مدینہ و ترکی و مصر و شام و ہند نے اسکی بددینی کا حال اپنی
کتابوں میں لکھا اس ابن عبد الوہاب نے ایک کتاب لکھی جسکا نام **کتاب التوحید** رکھا اس کتاب کی
رو سے اگلے پچھلے مسلمان سب مشرک ٹھہرتے ہیں اس کتاب کا ترجمہ ہندوستان میں مولوی اسمٰعیل دہلوی نے
کیا جسکا نام **تقویۃ الایمان** رکھا اور ہندوستان میں اسی نے وہابیت پھیلائی۔ وہابیوں کے عقیدہ کی
رو سے سب مسلمان مشرک ہیں اسی وجہ سے بات بات پر بے سبب مسلمانوں کو مشرک بدعتی کہا کرتے ہیں
اور جائز و مستحب باتوں پر بھی شرک و بدعت کا حکم لگاتے رہتے ہیں چنانچہ اسی تقویۃ الایمان کے صفحہ ۴۲ پر یہ حدیث
لکھی جسمیں یہ آیا ہے کہ آخر زمانہ میں قیامت کے قریب اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جو ساری دنیا کے مسلمانوں کو اٹھا لیگی
اس حدیث کے بعد خود لکھتا ہے کہ سو پیغمبر خدا کے کہنے کے موافق ہوا یعنی وہ ہوا چل گئی اور روئے زمین پر کوئی مسلمان
نہ رہا۔ مگر یہ نہ سمجھے کہ خود کیا ہوئے کیا یہ روئے زمین پر نہیں؟ اس مذہب کا سب سے بڑا رکن خدا کی تنقیص اور
محبوبان خدا کی توہین ہے ہر بات میں وہی پہلو اختیار کرینگے جس سے تنقیص شان ہوتی ہو نکلتی ہو۔ لیکن بظاہر بڑے پکے
سنی حنفی متبع سنت ظاہر کرینگے اور موقع پر فوراً انکار کر جائینگے کہ ہم بھلا اللہ رسول کی شان میں یا بزرگوں
کی شان میں کوئی بے ادبی کر سکتے ہیں مگر **بھائی ہوشیار** یہ انکا شیعوں کا سا تقیہ ہے ورنہ جہاں موقع
پاتے ہیں خوب کھیل کھیلتے ہیں۔ آپ ان سے کہئے کہ اگر سچے ہو ان کتابوں کے مصنفوں پر لعنت بھیجو اور
آؤ پرانے بزرگوں کے طریقہ پر رہو۔ یہ کیا کہ ہر بات کا جواب آپ سمجھے نہیں۔ ارے جناب اُردو ہے
ہم خوب سمجھتے ہیں معنی شعر فی بطن الشاعر کون مانیگا آپ مذہبی کتاب لکھتے ہیں پہیلی نہیں بجھاتے۔ اب تم

۹۔ خود مولوی اسمٰعیل اسی تقویۃ الایمان صفحہ ۷۵ میں لکھتے ہیں کہ یہ بات محض بیجا ہے کہ ظاہر میں لفظ بے ادبی کا بولے اور
اس سے کچھ اور معنی مراد لے۔ معمہ اور پہیلی بولنے کی اور جگہ ہے کوئی شخص اپنے باپ یا بادشاہ سے جگت نہیں بولتا اسکے واسطے
دوست آشنا ہیں نہ باپ اور بادشاہ۔ یعنی خدا رسول سے بے ادبی کا لفظ بول کے کچھ اور مراد نہیں لینا چاہئے۔ محمد ہے ۵ اے

وہابیہ کے بڑے بڑے پیشواؤں کے چند عقیدے بطور نمونہ انکی مشہور کتابوں سے یہاں نقل کرتا ہوں تاکہ مسلمان عبرت حاصل کریں اور ایمان ٹھیک کریں اور وہابیوں کے فریب میں نہ آئیں۔ کیا سچ مولانا روم نے فرمایا ؎

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست ؛ پس بہر دستے نباید داد دست۔

کہ جبہ و دستار لمبی داڑھی چکنی چپڑی تقریر پر نہ جاؤ۔ کہ ایمان اللہ و رسول کی محبت اور تعظیم ہی کا نام ہے۔ جو اللہ و رسول کی شان میں ہتک آمیز اور توہین کی باتیں کہے اسکا ایمان ہی کہاں۔ مولوی عالم فاضل ہونے کی وجہ سے صحیح مسلمان ہونا کچھ ضرور نہیں مصر و شام وغیرہ میں یہودی نصرانی وغیرہ بھی عربی کے بڑے بڑے ماہر ہوتے ہیں اور اسلامی کتابیں پڑھتے ہیں تو کیا تم انکو اپنا عالم مانوگے ہرگز نہیں تو پھر یہ کلمہ پڑھنے والے بدعقیدہ تمہارے عالم و پیشوا کیسے ہو سکتے ہیں۔

عقیدہ ۱ - وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے۔ دیکھو براہین قاطعہ انبیٹھوی مُصَدَّقَہ مولوی رشید احمد گنگوہی صفحہ ۲

{امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا قدما میں اختلاف رہا ہے}

اور دیکھو یکروزی مولوی اسماعیل دہلوی {ہم نہیں مانتے کہ اللہ کا جھوٹ بولنا محال ہے}

مسلمانو۔ اس عقیدے نے تو اسلام کی جڑ ہی کاٹ دی۔ کہ جب خدا جھوٹ بول سکتا ہے تو کیا عجیب کہ جنت دوزخ کے وعدہ وعید جھوٹ قرآن میں کر دیئے لوگوں کو اپنی بات منوانے کے لئے۔ ممکن تو ہے کہ جب جھوٹ بول سکتا ہے تو چاہے جھوٹ کہدے تو کون اسے روک سکتا ہے۔ حالانکہ خود قرآن میں ایک جگہ اللہ تعالی فرماتا ہے۔ مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ (میرے یہاں بات بدلی نہیں جاتی) اور ایک جگہ فرماتا ہے وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِیْثًا ہ (اللہ سے بڑھکر سچی کسکی بات) وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِیْلًا ہ (اللہ سے زیادہ سچ بات کہنے والا کون) اور فرماتا ہے لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ ہ (اللہ کی باتیں بدلتی نہیں) اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ہ (بلاشک اللہ کا وعدہ سچا ہے) اسی بنا پر علمائے اہل سنت کا عقیدہ ہے بلکہ تمام عقلا کا مذہب ہے کہ جھوٹ عیب ہے اور اللہ کے لئے محال ہے بلکہ ہر عیب خدا کیلئے قطعاً محال ہے۔ دیکھو شرح مواقف و شرح عقائد وغیرہ علمائے سلف کی کتابیں[عہ]۔

عقیدہ ۲ وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ خدا جاہل ہے۔ چنانچہ مولوی اسماعیل دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان صفحہ ۲۰ پر لکھا ہے [غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے]

افسوس خدائی اسی پر رہ گئی کہ پیڑ کے پتے جان لے وہ بھی ہمیشہ نہ جانے بلکہ جب چاہے تب جان لے

عہ شرح مقاصد میں ہے الکذب محال باجماع العلماء لان الکذب نقص باتفاق العقلاء وھو علی اللہ تعالی محال۔ شرح عقائد جلالی میں ہے الکذب نقص والنقص علیه محال فلا یکون من الممکنات ولا تشمله القدرۃ

یعنی جب ارادہ کرے تو جانے ورنہ باقی اوقات وحالات میں جاہل وبے علم رہے۔ سبحان اللہ خوب خدا کو پہچانا اور اچھی قدر کی۔ اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ خدا ہمیشہ سے ہر چیز کو نہیں جانتا جب چاہتا ہے تو جان لیتا ہے یعنی خدا کا علم قدیم نہیں عـہ۔ حالانکہ خدا کے علم کا قدیم ہونا ضروریات دین سے ہے۔ دیکھو خدا کیا فرماتا ہے۔ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط (جو کچھ آسمان وزمین میں ہے سب کو وہ جانتا ہے) وَمَا یَعْزُبُ عَنْ رَّبِّکَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّۃٍ فِی السَّمَآءِ وَلَا فِی الْاَرْضِ ط (آسمان وزمین کی کوئی ذرہ برابر چیز تیرے رب سے پوشیدہ نہیں)

عقیدہ ۳ وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ دنیا میں کوئی مسلمان نہیں سب مشرک ہیں۔ دیکھو تقویۃ الایمان باب پہلا توحید وشرک کا بیان صفحہ ۵ [اول سننا چاہیے کہ شرک لوگوں میں بہت پھیل رہا ہے اور اصل توحید نایاب ہے] یعنی توحید کہیں نہیں پائی جاتی تو ظاہر ہے کہ جب توحید کا وجود ہی نہیں تو پھر کوئی کیسے مسلمان رہا توحید تو اسلام کا پہلا عقیدہ ہے اسکے بغیر کوئی مسلمان ہی نہیں۔ پھر آگے لکھا۔

لیکن اکثر لوگ شرک توحید کے معنی نہیں سمجھتے . . . . سو سننا چاہیے کہ اکثر لوگ پیروں اور پیغمبروں کو اور اماموں کو اور شہیدوں اور فرشتوں اور پریوں کو مشکل کے وقت پکارتے ہیں اور انسے مرادیں مانگتے ہیں . . . کوئی اپنے بیٹے کا نام عبد النبی رکھتا ہے کوئی پیر بخش رکھتا ہے کوئی مدار بخش کوئی غلام محی الدین کوئی غلام معین الدین۔

اور آخر میں یہ آیت لکھ کر وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُھُمْ بِاللّٰہِ اِلَّا وَھُمْ مُّشْرِکُوْنَ ۝ (پ ۱۳ رکوع ۶) اسکا یہ مطلب لکھ دیا کہ اکثر لوگ جو دعویٰ ایمان کا کرتے ہیں سو وہ شرک میں گرفتار ہیں۔ اب یہاں دیکھیے مشکل کے وقت کسی سے مدد مانگنا منت مراد مانگنا تو ایک طرف رہا غلام محی الدین نام رکھنا بھی شرک قرار دیا اور آیۃ کا مقصد بھی غلط لکھ دیا حالانکہ نہ مدد مانگنا شرک ہے نہ کسی کو مشکل کے وقت پکارنا شرک ہے نہ یہ نام رکھنے شرک ہیں۔ محی الدین کا غلام کہیے یا نبی کا عبد کہنے میں کیا خرابی ہے اگر کوئی خرابی ہے تو اس آیۃ کو کیا کہیے گا اور ان حدیثوں کو شرک کی تعلیم سے کیسے بچائیگا یا یہ کہے گا کہ قرآن وحدیث میں بھی شرک ہی بھرا ہے دیکھیے آیۃ وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ (پ ۱۸ رکوع ۱۰) یہاں خود اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے فرما رہا ہے کہ اپنے بندوں کا نکاح کر دو۔ دیکھیے مسلمانوں کے غلاموں کو خود اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کا بندہ کہا اب تقویۃ الایمان کے اصول پر یہ کتنا بڑا شرک ہوگا خود خدا نے کیا (معاذ اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تعس عبد الدینار

عـہ وفی شرح العقائد ص ۲۳ الصادر عن الشیٔ بالقصد والاختیار یکون حادثا بالضرورۃ ص ۲۱ وفی شرح الفقہ الاکبر صفاتہ فی الازل غیر محدثۃ ولا مخلوقۃ فمن قال انہا مخلوقۃ او محدثۃ او وقف فیہا او شک فیہا فہو کافر باللہ تعالیٰ۔

ولعن عبد الله درهم (رواه الترمذی) اور فرمایا لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ (مسلمان پر اسکے بندے اور گھوڑے میں زکاۃ نہیں۔ (بخاری و مسلم وغیرہ صحاح)

حضرت عمر جب خلیفہ ہوئے تو اپنے خطبہ میں فرمایا یا ایها الناس انی قد علمت انکم کنتم تونسون منی شدۃ وغلظۃ وذالک انی کنت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم وکنت عبدہ و خادمه وکان کما قال الله تعالیٰ بالمومنین رؤف رحیم (کنز العمال جلد ۳) یعنی اے لوگو میں جانتا ہوں کہ تم مجھ میں سختی پاتے تھے اسکی وجہ یہ تھی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور آپکا عبد (بندہ) اور خادم تھا اور آپ حسب ارشاد خدا مومنین پر رؤف ورحیم تھے۔ اب وہابی صاحبان (بتائیں) کہ حضرت عمر نے اپنے کو عبد الرسول کہا انکا کیا حکم ہے معاذ اللہ انہیں بھی مشرک کہے گا۔ اور مدد مانگنا اور مصیبت میں کسی کو پکارنا تو یہ تو حدیثوں میں بھی موجود ہے اور صحابہ کرام مدد مانگتے تھے اور بعد انتقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پکارتے تھے جیسا کہ مشہور صحابی حضرت عثمان ابن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ میری آنکھ کے لئے دعا فرمایئے آپ نے فرمایا کہ وضو کرکے یہ دعا پڑھو اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ لِتُقْضٰی اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ۔ حضرت عثمان فرماتے ہیں کہ اسکے بعد پھر وہ واپس آئے تو آنکھیں روشن تھیں (اس حدیث کو ترمذی نسائی بیہقی وغیرہ نے روایت کیا اور امام بخاری نے بھی تاریخ میں اور ابن ماجہ و حاکم نے مستدرک میں باسناد صحیح روایت کیا اور امام جلال الدین سیوطی نے جامع کبیر وصغیر میں ذکر کیا) اور مشہور محدثین طبرانی اور بیہقی وغیرہ نے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے تشریف لیجانے کے بعد خلیفہ ثالث حضرت عثمان ابن عفان نے بھی یہ عمل ایک شخص کو قضائے حاجت کے لئے سکھایا اور دیگر صحابہ و ائمہ و علماء میں یہ عمل ہوتا چلا آیا نیز بیہقی نے اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا کہ ایک بار حضرت عمر کے زمانے میں قحط پڑا تو حضرت بلال ابن حرث صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پاک کے پاس کھڑے ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ اِسْتَسْقِ لِاُمَّتِكَ (یا رسول اللہ پانی برسوایئے کہ لوگ ہلاک ہوئے جاتے ہیں) تو انکو خواب میں رسول اللہ نے خبر دی کہ بارش ہوگی یعنی ہم نے تمہاری فریاد سنی اللہ سے دعا کی اُسنے قبول فرمایا اب بارش ہوگی۔ امام بخاری ادب مفرد میں و دیگر ائمہ اپنے اپنے مرویات میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا پاؤں سن ہوگیا تو صحابہ نے اُن سے کہا اپنے سب سے زیادہ پیارے کو پکارو تو انہوں نے کہا یا محمداہ

تو آپ کا پاؤں ٹھیک ہوگیا[عہ]۔ اس قسم کی احادیث بہت ہیں اور اقوال ائمہ و علماء تو بے شمار ہیں بخوف طوالت ہم نہیں لکھتے نیز اسلئے کہ وہابی صاحبان اپنی رائے کے آگے قرآن وحدیث کی نہیں مانتے تو بھلا ائمہ و علماء کی کیا مانیں گے لیکن مسلمانوں کو بتانے کیلئے ہم یہاں ایک عالم کا قول ضرور لکھیں گے جسکو وہابی صاحبان عوام کو دھوکا دینے کے لیے بہت مانتے ہیں اور بڑے القاب وآداب سے یاد کرتے ہیں اور مریدی اور شاگردی کا بھی دم بھرتے ہیں وہ عالم کون؟ وہ خاندان دہلی کے جد امجد حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ یہ حضرت اپنی کتاب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ میں مصیبت کے وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکارنے کا ایک طریقہ لکھتے ہیں اور اس طریقہ کو اپنے بارہ استادوں اور پیروں کا معمول طریقہ بتاتے ہیں کہ یہ سب بارہوں بزرگ اس طریقہ کو خود کرتے اپنے مریدوں شاگردوں کو تعلیم کرتے۔ وہ طریقہ یہ ہے کہ وقت مصیبت یہ پڑھے نادِ علیاً مظہر العجائب، تجدہ عوناً لک فی النوائب۔ کل ہم و غم سینجلی بولایتک یا علی یا علی یا علی۔ یعنی پکار علی کو جنکی ذات پاک سے وہ کرامتیں اور فیض ظاہر ہوتے ہیں جنہیں دیکھ کر عقلیں حیران ہیں جب تو انہیں پکارے گا تو انہیں مصیبتوں اور آفتوں میں اپنا مددگار پائے گا۔ ہر پریشانی اور رنج اب دور ہوتا ہے آپکی ولایت سے اے علی اے علی۔ کیوں حضرات کیا حکم ہے حضرت شاہ صاحب کا۔ یہ کیسا شرک بول رہے ہیں؟ ذرا سوچ سمجھ کر بولیے گا نہیں تو آپکی بھی خیر نہ رہے گی کہ شاہ صاحب استاد اور پیر ہیں جو حکم ان پر جڑیے گا وہ آپ پر خود لوٹے گا۔ مصیبت کے وقت کسی کو پکارنے سے مشرک ہو جانے کی بھی ایک ہی رہی۔ یہ وہ شرک ہے جسے وہابی صاحبان انہیں روز کرتے کراتے ہیں ماں کو پکاریں باپ کو پکاریں حکیم ڈاکٹر کو پکاریں پولیس کو پکاریں اور اچھے خاصے موحد رہیں لیکن اگر کسی نبی یا ولی کو پکارا اور مشرک ہوئے سبحان اللہ عجیب شرک ہے کہ انہیں حلال اور دوسروں کو حرام۔ مگر ہے کیا کہ عوام کو دھوکا دینا اور اپنے لئے امامت و قیادت جمانا تاکہ انہیں مسلمان پکا سچا موحد مومن خیر خواہ مسلمین جان کر انکے جھنڈے تلے جمع ہوں اور یہ عوام کی طاقت سے اپنے سیاسی مقاصد میں کامیاب ہوں ورنہ یہ بھی خوب جانتے ہیں کہ اس سے زیادہ مہمل کوئی بات نہیں اور دور و نزدیک زندہ مردہ کا فرق کرنا تو یہ زبردست دھوکا ہے اور قرآن وحدیث کے صریح خلاف۔

عہ امام نووی شارح صحیح مسلم رحمۃ اللہ نے کتاب الاذکار میں اسکے مثل حضرت عبداللہ ابن عباس سے نقل فرمایا کہ انکا بھی پاؤں بیکار ہوگیا تھا تو یا محمداہ کہنے سے اچھا ہوگیا۔ اور امام نووی نے یہ بھی لکھا کہ ان دو صحابیوں کے سوا اوروں نے بھی یہ عمل کیا اور اہل مدینہ منورہ میں بھی مصیبت کے وقت اس یا محمداہ کہنے کی عادت چلی آتی ہے۔ منہ

جو چیز شرک ہے ہمیشہ اور ہر شے کے ساتھ شرک ہے یہ نہیں کہ زندہ سے شرک نہ ہو اور مردے سے شرک ہو نزدیک سے شرک نہ ہو دور سے شرک ہو۔ یہ فرق صرف وہابی صاحبوں کی ایجاد ہے۔ شرک کے معنی علماء اسلام کے نزدیک یہ ہیں جسکو حضرت علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح عقائد نسفیہ عہ میں لکھا ہے هو اثبات الشريك في الالوهية بمعنى وجوب الوجود او استحقاق العبادة یعنی خدائی میں شریک ساجھی ماننا یا عبادت پوجا کے لائق جاننا۔ اس کا حاصل بھی وہی ہے کہ خدا مان کر تعظیم وتکریم کرنی اور کارفرمائی تسلیم کرنی۔ اگر کسی کو خدا نہیں مانا لیکن اسکی تعظیم کرنا اور کارفرما جاننا تو یہ شرک نہیں ورنہ لازم آئے گا کہ خود خدا نے شرک کی تعلیم دی کہ فرماتا ہے۔ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ (اس نبی کی تعظیم وتکریم کرو) (پ ۲۶ رکوع ۹) وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (اللہ ہی کے لئے عزت ہے اور رسول کیلئے اور مومنین کیلئے لیکن منافقین لوگ اسے نہیں جانتے) (پ ۲۸ رکوع ۱۳) حضرت عیسٰی کے متعلق قرآن شریف میں ہے اَنِّیْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ اَنِّیْ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ (بلاشک میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے یہ نشانی لیکر آیا ہوں کہ میں تمہارے سامنے مٹی کی صورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ ہو جائیگی اڑتا جانور اللہ کے حکم سے۔ اور اچھا کرتا ہوں اندھے اور کوڑھی اور زندہ کرتا ہوں مردے اللہ کے حکم سے۔ اور بتاتا ہوں تم کو جو کھاکر آؤ اور جو رکھ آؤ اپنے گھر میں) (پ ۳ رکوع ۱۳) حضرت یوسف کے متعلق ہے اِنِّیْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ۔ جناب رسول اللہ کیلئے رؤف رحیم۔ ابن آدم کے لئے ہے سمیع وبصیر۔ اگر مطلقاً ہر طرح کی تعظیم اور اطاعت اور کارفرمائی اور علم اور قدرت شرک ہو تو پھر اس شرک سے کوئی نہ بچے گا اسکی زد اللہ و رسول تک پہونچے گی جیسا کہ اوپر کی آیتوں سے ظاہر ہے۔ لہذا یہ ماننا پڑیگا کہ حقیقتاً سارے کمالات علم وقدرت واعانت وغیرہ سب خدا ہی کے لئے ہیں لیکن ظاہراً ومجازاً مخلوق کے لئے بھی ایک طرح کے کمالات خدا کے دئے ہوئے ہیں ورنہ قرآن وحدیث بلکہ بداہت کے خلاف ہوگا۔

عہ شرح عقائد نسفیہ وہ کتاب ہے جسے تمام علماء پڑھتے پڑھاتے ہیں اس سے سندیں لاتے ہیں حتی کہ مفتیان دیوبند بھی اس سے سند اور حوالے لاتے ہیں۔ منہ

کہ انسان اور فرشتے کو مثل بچے بے علم و قدرت ماننا پڑے گا ص۵

عقیدہ ۲

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عالم میں کسی کو تصرف کرنے کی کوئی قوت نہیں دی (لہٰذا) معجزہ و کرامت کچھ نہیں بلکہ سوا خدا کے کسی کے لئے کسی طرح کا بھی تصرف ماننا شرک ہے اگرچہ خدا کا دیا ہوا ہی کیوں نہ ہو دیکھو تقویۃ الایمان صفحہ ۱۰ (مطبوعہ آرمی پریس دہلی)

روزی کی کشائش اور تنگی کرنی اور تندرست و بیمار کرنا اقبال و ادبار دینا حاجتیں برلانی بلائیں ٹالنی مشکل میں دستگیری کرنی یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیاء اولیاء بھوت پری کی یہ شان نہیں جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے اور مصیبت کے وقت اس کو پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت انکو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے انکو قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے۔ صفحہ ۷ پر لکھا ہے اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنیکی قدرت نہیں دی۔

کیوں حضرات یہ معجزہ و کرامت کیسے انبیاء و اولیاء دکھاتے ہیں جب اللہ نے انہیں کچھ قدرت ہی نہیں دی۔ یہ مردوں کو زندہ کرنا۔ اندھے کوڑھی کو اچھا کرنا۔ عالم کی تدبیر کرنی۔ بلکہ گرتے ہی سیکڑوں کوس کی دوری سے تخت بلقیس لے آنا۔ ہوا پر حکومت کرنا۔ جنوں سے اپنی خدمت لینی۔ پوشیدہ باتوں کی خبر دینا۔ فقیر کو غنی کر دینا۔ چاند کے دو ٹکڑے کر دینا وغیرہ سیکڑوں معجزے ہزاروں کرامتیں جنکا قرآن و حدیث میں ذکر ہے یہ ان نبیوں ولیوں نے اگر خدا کی بخشی ہوئی طاقت سے نہیں دکھائے تو پھر کیونکر ان سے یہ معجزے اور کرامتیں ہوئیں۔ اگر اللہ کی بخشی ہوئی طاقت سے بھی یہ تصرفات شرک ہیں تو کیا خدا اور رسول نے بھی شرک ہی کی تعلیم دی العیاذ باللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ ر۔ ب

نصوص کی آیتیں اور حدیثیں دیکھو اور خود فیصلہ کرو۔ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ج وَ
اِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ج (اے عیسیٰ تم مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتے ہو میری اجازت سے)
(پ ۷ رکوع ۵) اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ ج
وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ج وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّ
خِرُوْنَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ط (حضرت عیسیٰ فرماتے ہیں میں تمہارے لئے بناتا ہوں مٹی سے چڑیے کا ڈھانچہ
اور اسمیں پھونکتا ہوں تو وہ چڑیا بنجاتی ہے اللہ کے حکم سے۔ اور میں پیدائشی اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتا
ہوں اور خدا کی اجازت سے مردے زندہ کرتا ہوں اور جو کچھ تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھر میں جمع کرتے ہو اسکی
تمکو خبر دیتا ہوں)۔ (پ ۳ رکوع ۱۳) اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ۔ (ملائکہ میں
تیرے رب کا رسول ہوں کہ تجھے ایک اچھا بیٹا بخشوں) (پ ۱۶ رکوع ۵) وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ
(کیا اچھا تھا اگر وہ راضی ہوتے اسپر جو انہیں دیا اللہ اور اسکے رسول نے اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے
اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اسکا رسول) (پ ۱۰ رکوع ۱۳) اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
مِنْ فَضْلِهٖ (انہیں دولتمند کردیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے) (پ ۱۰ رکوع ۱۶)
فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا (وہ فرشتے جو انتظام عالم کرتے ہیں) قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ
اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ط فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ
قف (حضرت سلیمان کے ایک صحابی نے جنہیں کتاب الٰہی کا ایک خاص علم تھا یہ کہا کہ میں تخت (بلقیس) کو
آپکے پاس لادونگا قبل اسکے کہ آپکی پلک جھپکے یہ کہا ہی تھا کہ تخت آگیا اور حضرت سلیمان نے جب تخت کو اپنے
پاس موجود دیکھا تو فرمایا یہ میرے رب کا فضل ہے) (پ ۱۹ رکوع ۱۸) یا ربیعة سلنی فقلت اسئلك
مرافقتك فی الجنة قال او غیر ذالك قلت هو ذاك قال فاعنی علی نفسك بكثرة
السجود (ایک بار حضرت ربیعہ صحابی سے خوش ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ربیعہ
مانگ کیا مانگتا ہے کہ ہم تجھے عطا کریں تو اسپر حضرت ربیعہ نے عرض کیا کہ میں حضور سے یہ مانگتا ہوں کہ
جنت میں آپکا ساتھ ہو حضور نے فرمایا بھلا کچھ اور عرض کیا بس یہی حضور نے فرمایا (اچھا) تو میری اعانت کر اپنے نفس پر کثرت سجود کر۔

علم اللوح والقلم [illegible]
[illegible]

بخاری شریف میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لا یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہٗ کنت سمعہٗ الذی یسمع بہ و بصرہ الذی یبصر بہ و یدہ التی یبطش بھا (ہمیشہ بندہ نفل عبادتوں سے میرا قرب چاہتا رہتا ہے یہانتک کہ میرا محبوب ہو جاتا ہے پھر جب میں اسے اپنا محبوب کر لیتا ہوں تو میں اسکا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اسکی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اسکا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے ۔ امام فخر رازی اسی حدیث سے تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں العبد اذا واظب علی الطاعات بلغ الی المقام الذی یقول اللہ تعالیٰ کنت لہٗ سمعاً و بصراً فاذا صار نور جلال اللہ تعالیٰ سمعاً لہ سمع القریب والبعید واذا صار ذالک النور بصراً لہ رأی القریب والبعید واذا صار ذالک النور یداً لہ قدر علی التصرف فی الصعب والسہل والبعید والقریب. (بندہ جب ہمیشہ طاعت میں لگا رہتا ہے تو اس مقام پر پہونچ جاتا ہے جسکے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں خود بندے کا آنکھ کان ہو جاتا ہوں تو جب جلال الٰہی کا نور بندہ کا کان ہو جاتا ہے بندہ نزدیک اور دور سب سنتا ہے اور جب یہ نور بندہ کی آنکھ ہو جاتا ہے بندہ نزدیک و دور سب دیکھتا ہے اور جب یہ نور بندے کا ہاتھ ہو جاتا ہے تو بندہ آسان اور مشکل نزدیک اور دور میں تصرف کرتا ہے ۔)

عقیدہ ۵ وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ کو اپنا شفیع و وکیل ماننے تو مشرک ہے اور ابوجہل کے برابر لیکن وہابیوں کے پیر کو رب العالمین مانے تو مومن ہے ۔ دیکھو تقویۃ الایمان اور مرثیہ مولوی رشید احمد گنگوہی ۔

تقویۃ الایمان صفحہ ۲۸	جو کوئی کسی مخلوق کو (چاہے نبی ہو یا فرشتہ) عالم میں تصرف ثابت کرے اور اپنا وکیل ہی سمجھ کر اس کو مانے تو اب اس پر شرک ثابت ہو جاتا ہے گو کہ اللہ کے برابر نہ سمجھے اور اسکے مقابلہ کی طاقت اسکو نہ ثابت کرے
پھر لکھا تقویۃ الایمان صفحہ ۸	جو انبیاء اولیاء کو اللہ کی بارگاہ میں سفارشی سمجھے گو کہ اللہ کا بندہ اور مخلوق ہی جانکر تو وہ اور ابوجہل شرک میں برابر ہیں ۔

مرثیہ گنگوہی صفحہ ۱۲ بلائی پریس ساڈھورہ [خدا انکا مربی وہ مربی تھے خلائق کے :: مرے مولا مرے ہادی تھے بیشک شیخ ربانی]
اب دیکھئے صاف قرآن کے خلاف شرک کر رہے ہیں اور اپنے پیر کو مولا اور رب العالمین بنا رہے ہیں جو خاص صفت خدا تعالیٰ کی ہے ۔ ہر شخص جانتا ہے کہ مربی خلائق کے معنی ہیں سب مخلوق کو پالنے پرورش کرنے والا جو رب العالمین کا ترجمہ ہے عہ قرآن شریف میں ہے وَاللّٰہُ مَوْلٰکُمْ (اللہ ہی تمہارا مولا ہے) کیوں یارو

عہ مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی اپنے ترجمہ قرآن میں رب العالمین کا ترجمہ مالک عالم لکھا ہے

یہ کیا انصاف اور ایمان ہے کہ تم قرآن کے خلاف کھلا ہوا شرک کرو تب بھی مومن رہو اور دوسرے قرآن کے موافق جائز کام کریں تب بھی مشرک ٹھہریں۔ افسوس صد افسوس۔ اچھا اب انبیاء اولیاء کی شفاعت و وکالت کا بیان قرآن و حدیث سے سنو وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ (اور اگر لوگ جو وقت اپنی جانوں پر ظلم کریں اور آئیں تمہارے پاس اے رسول اور اللہ سے معافی مانگیں اور رسول بھی انکے لئے معافی چاہیں تو بلا شک اللہ کو معافی دینے والا رحم کرنے والا پائینگے) (پ ۵ رکوع ۶) وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى (وہ لوگ سفارش نہ کرینگے مگر اسکی جسکے لئے وہ راضی ہو)۔ (پ ۱۷ رکوع ۲) مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ (کوئی سفارشی نہیں مگر اسکی اجازت کے بعد) (پ ۱۱ رکوع ۶) لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝ (شفاعت کے مالک نہیں مگر وہ جنہوں نے رحمٰن کے پاس قرار کر رکھا ہے) (پ ۱۶ رکوع ۹) وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ (اور یہ کفار اللہ کے سوا جنکو (بتوں شیطانوں) کو پوجتے ہیں وہ انکی شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے۔ شفاعت کا اختیار تو انہیں ہے جو حق کی گواہی دیں اور علم رکھیں۔ (یعنی انبیاء و ملائکہ و صالحین) (پ ۲۵ رکوع ۱۳) (جلالین وغیرہ) حضور علیہ السلام فرماتے ہیں شَفَاعَتِيْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِيْ (میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنیوالوں کے لئے ہے) اور فرماتے ہیں مَنْ زَارَ قَبْرِيْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ (جس نے میری قبر کی زیارت کی میرا شفاعت کرنا اسکے لئے لازم ہو گیا)

بخاری و مسلم وغیرہ حدیث کی کتابوں میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ قیامت کے دن تمام لوگ سخت مصیبت میں ہونگے اور چاہینگے کہ خدا کے آگے انکی کوئی سفارش کرے۔ سفارشی تلاش کرتے کرتے آخر میں میرے پاس ہو پہنچینگے تو میں خدا کے حضور سفارش کیلئے جاؤنگا اور وہاں ہو بجلر سجدہ کرونگا تو اللہ تعالیٰ فرمائیگا اے محمد اپنا سر اٹھاؤ۔ کہو تمہاری بات مانی جائیگی شفاعت کرو شفاعت قبول کیجائیگی۔ جو جی چاہے مانگو دیا جائیگا۔ پھر تو میں امت کے گنہگاروں کو جہنم سے نکالکر جنت میں داخل کرونگا اور یہی ہے **مقام محمود** جسکا قرآن میں مجھ سے وعدہ کیا گیا ہے۔ امام مسلم نے اپنی کتاب صحیح مسلم میں روایت کیا کہ ایک مرتبہ تلاوت کرتے کرتے حضور علیہ السلام نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا اے اللہ میری امت کا کیا حال ہوگا اور رونے لگے اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل کو بھیجا کہ جاکر کہدو کہ اے محمد ہم تمہیں راضی کر دینگے اور کوئی ایسی بات نہ کرینگے جو تمہیں

ناپسند ہو۔ ایک اور حدیث میں ہے جسکو بخاری و مسلم نے بھی روایت کیا کہ مسلمان صالح جنتی گنہگار مسلمان کو جہنم سے نکالنے کیلئے اللہ سے کہینگے اللہ فرمائے گا اچھا نکال لو جسکو تم پہچانتے ہو یہ لوگ بہت سے لوگوں کو جہنم سے نکالینگے۔ جناب رسول اللہ نے فرمایا ولہٗ شفاعۃ مثل شفاعۃ النبیین۔ (رواہ الخطیب عن جابر رضی اللہ عنہ) یعنی ابوبکر کی شفاعت نبیوں کی شفاعت کی طرح برابر ہے

عقیدہ ۸

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی اور کی تعظیم و اطاعت شرک ہے۔ دیکھو تقویۃ الایمان صفحہ ۵
[جو شخص ایک کام کرے اللہ کے واسطے پھر وہی کام کرے اور کسی کے واسطے بھی اسپر شرک ثابت ہوتا ہے]

کیوں مسلمانو کیا تعظیم اور اطاعت اور محبت رسول کی فرض نہیں ہے؟ ہاں ہے اور بلاشک ضرور ہے پھر اس شخص نے کیسے لکھدیا کہ جو کام اللہ کے لئے کرے وہ کام اگر دوسرے کے لئے کرے تو شرک ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ دیکھو اللہ و رسول کیا فرماتے ہیں تُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ۔ (نبی کی تعظیم و توقیر کرو) (پ ۲۶ رکوع ۹) اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ط (اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی) (پ ۵ رکوع ۵) مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ج (جسنے رسول کی اطاعت کی تو بلاشک اُسنے اللہ کی اطاعت کی) (پ ۵ رکوع ۸) وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ۔ (اللہ اور رسول زیادہ مستحق ہیں اسکے کہ لوگ انہیں راضی کریں اگر ایمان رکھتے ہیں) (پ ۱۰ رکوع ۱۴) لایؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔ (تم میں کوئی مسلمان نہیں ہوتا جبتک میں اسکے ماں باپ اولاد سارے جہان سے زیادہ پیارا نہ ہوں) اب خیال کیجئے کہ وہابی صاحبوں کے عقیدے کی رو سے سب مسلمان مشرک ٹھہرے اور رسول اللہ کی طاعت و عظمت و محبت شرک ہوئی۔ واہ رے شرک جس سے اگلے پچھلے حتی کہ خود خدا و رسول کوئی نہ بچا۔

عقیدہ ۹

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ اگر کوئی مدینہ شریف کے جنگل کا ادب کرے وہاں شکار کرنے سے بچے تو وہ مشرک ہے۔ دیکھو تقویۃ الایمان صفحہ ۱۱ و ۴۱

صفحہ ۱۱ | صفحہ ۴۱

[گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا درخت نہ کاٹنا یہ اللہ نے اپنی عبادت کیلئے بتائے ہیں پھر جو کوئی کسی پیغمبر یا بھوت کے مکانوں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے اسپر شرک ثابت ہوتا ہے خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہے یا یوں کہ انکی اس تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ہے۔]

مسلمانو دیکھو یہ مولوی اسمٰعیل صاحب فرماتے ہیں کہ کسی کے جنگل کا ادب کیا اور مشرک ہوئے لیکن تمہارے رسول کیا حکم دے رہے ہیں وہ یہ حکم دے رہے ہیں کہ ہمارے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرو۔

یا خدا یہ کیسا ظلم ہے کہ رسول اللہ کا حکم اور شرک - استغفر اللہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔
جب رسول ہی کا حکم شرک ہوگا تو پھر کس کا حکم ایمان ہوگا - سنو اور غور کرو صحیح بخاری شریف اور مسلم شریف میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ ابراھیم حَرَّمَ مکۃ وَاِنِّی حَرَّمْتُ المدینۃ مابین لابتیھا لایقطع عضاھا ولایصاد صیدھا - (بیشک ابراہیم نے مکہ کو عزت والا کیا اور میں نے مدینہ کو حرمت دی نہ کاٹے جائیں اسکے ببول اور نہ پکڑا جائے اسکا شکار) غور کیجیے وہی حکم حرمت کا جو مکہ کیلئے ہے وہی حکم اسی لفظ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے لئے فرمایا - اب بولئے کیا رسول اللہ پیغمبر نہیں ؟ ہیں اور واللہ ضرور ہیں لیکن مولوی اسماعیل صاحب تو فرماتے ہیں کہ جو کوئی کسی پیغمبر کے جنگل کا ادب کرے چاہے وہ محمد رسول اللہ ہی پیغمبر کیوں نہ ہوں بہر حال شرک ہے - لاحول ولاقوۃ الا باللہ -

عقیدہ ۸ وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ درود شریف کا وظیفہ بھی پڑھنا شرک ہے - دیکھو تقویۃ الایمان (مطبوعہ رحمانی پریس دہلی) صفحہ ۹ (نام جپنا انہیں کاموں میں ہے کہ اللہ نے خاص اپنی تعظیم کے ٹھہرائے ہیں اور کسی سے یہ معاملہ کرنا شرک ہے) اور دیکھو بہشتی زیور صفحہ ۴۲ حصہ اول کفر و شرک کی باتوں کا بیان [کسی بزرگ کا نام بطور وظیفہ جپنا کفر و شرک ہے] کیوں مسلمانو ؟ جو شخص کثرت سے درود شریف پڑھے گا سیکڑوں ہزاروں کی تعداد ایک جگہ بیٹھکر پڑھے گا تو کیا یہ درود شریف کا وظیفہ نہ ہوگا - ہوگا اور ضرور ہوگا اور اسی وظیفہ کرنے کو ہندی میں جپنا کہتے ہیں اور اس وظیفہ میں محمد کا نام بھی ضرور ہوگا لہذا وہابی دھرم پر محمد بزرگ کا نام جپنا بھی ہوا جو اس دھرم میں شرک ہے - لاحول ولاقوۃ الا باللہ - سنو اور ہوشیار ہو جاؤ دیکھو تمہارا رب کیا کہتا ہے وہ فرماتا ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ (ای علی محمد) وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ہ اے ایمان والو! پڑھو یعنی محمد پر خوب درود اور سلام بھیجو - (پ ۲۲ رکوع ۴) اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی طرف دس بار نظر رحمت فرماتا ہے (رواہ مسلم)

ترمذی کی حدیث ہے کہ حضرت ابی ابن کعب نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بکثرت دعا مانگتا ہوں تو اس میں سے حضور کیلئے درود کیلئے کتنا وقت مقرر کروں حضور نے فرمایا جتنا چاہو ۔ میں نے ۴ حصہ کیا فرمایا جتنا اگر زیادہ کرو تو بہتر ہے میں نے نصف کیا فرمایا جتنا چاہو اور زیادہ کرو تو تمہارے لئے بھلائی ہے - میں نے ۲ حصہ کیا فرمایا جتنا تم چاہو - زیادہ کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے - میں نے کہا کل درود ہی کے لئے مقرر کر دوں - اسپر حضور نے فرمایا ایسا ہے تو تمہارے کاموں کی کفایت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بخش دیگا ترمذی

اور فرماتے ہیں قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جسنے سب سے زیادہ درود مجھ پر بھیجا ہے۔ کیوں صاحبو اب کون مسلمان ہے جو اللہ کے حکم سے سر پھیرے گا اسکی نظر رحمت اسکے رسول کا قرب نہ چاہیگا۔ سب چاہیں گے اور ضرور درود کو اپنا وظیفہ بنائینگے۔ لیکن یہ وہ ہے کہ وہابی مذہب کی رو سے مشرک بھی ہو جائینگے لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ یہ زبردستی کا شرک ہے جو خواہ مخواہ وہابی صاحبوں نے اپنے دل سے گڑھ کر مسلمانوں کے سر تھوپا ہے۔ شرک کے معنی تو یہ ہیں کہ اللہ کے سوا کسی اور کو بھی خدا ماننا یا پرستش یعنی پوجا کے لائق جاننا (کما فی العقائد وعبارۃ التفتازانی ھکذا الاشراک اثبات الشریک فی الالوھیۃ بمعنی وجوب الوجود او استحقاق العبادۃ) بزرگ کا نام جپنے والا نہ بزرگ کو خدا جانتا ہے نہ عبادت کے لائق مانتا ہے بلکہ برکت حاصل کرنے کے لئے ایسا کرتا ہے اسکو شرک سے کیا تعلق۔ پھر ایک درود شریف ہی پر کیا ختم اس عقیدے کی رو سے تو ان آیتوں کا وظیفہ بھی شرک ہو جائیگا جنمیں بزرگوں کے نام ہیں جیسے محمد رسول اللہ والذین معہ یا ایھا المدثر یا ایھا المزمل یا ایھا النبی یا آدم اسکن انت یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ یا عیسیٰ یا یحییٰ یا موسیٰ بلکہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا وظیفہ بھی اس شرک سے نہ بچے گا۔

عقیدہ نمبر ۹ وہابی صاحبوں کا عقیدہ ہے کہ نماز میں رسول اللہ کا خیال گائے گدھے کے خیال سے بھی زیادہ برا ہے۔ دیکھو صراط مستقیم صفحہ ۸۷

صراط مستقیم کی شرح اردو فصل تیسری ہدایت میں خلل انداز چیزوں کے بیان میں

{صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آن گو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم باشند بچندین مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ و خر خود است۔}

سبحان اللہ کیا سیدھی راہ بتائی اس عقیدہ کی رو سے کسی کی بھی نماز صحیح نہیں ہوتی حتی کہ خود تمہاری بھی اور تمہارے ہم خیالوں کی بھی نماز باطل اور شرک کہ دیکھو ہر نماز میں الحمد للہ یعنی سورہ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے اور سورہ فاتحہ میں انعمت علیہم بھی ہے اور انعمت علیہم انبیاء صدیقین شہداء اور صالحین ہیں تو جب نمازی یہ پڑھے گا تو ضرور ان بزرگوں کا خیال آئے گا اور عزت و محبت ہی کے ساتھ ہوگا لہذا مولوی اسمٰعیل کے مذہب پر یہ خیال شرک ہوگا اور جب آیۃ پڑھتے ہی شرک ہو گیا تو پھر کہاں کی نماز شرک کرتے ہی ایمان ہاتھ سے جاتا رہا اب نماز روزہ لئے پھرتے ہیں اور اگر الحمد کے بعد وہ آیتیں پڑھیں جنمیں انبیاء کے نام اور انکی تعریفیں ہیں اور انکی تعظیم و توقیر

حکم ہے تو بجز شرک بلکہ ڈبل شرک کی کچھ گنتی ہی نہ رہے گی۔ یہ تو تھا حکم نماز کی خرابی کا لیکن یہ بات بھی کم قابل غور نہیں ہے کہ رحمۃ للعالمین افضل المخلوقات شافع روز جزا محمد مصطفےٰ حبیب خدا کے خیال کو معاذ اللہ گدھے کے خیال سے بدتر کہنا کیا کوئی ایمانی دل یہ ناپاک کلمہ گوارا کر سکتا ہے یہ صریح توہین ہے جناب رسول اللہ کی۔ عزیزو! عبرت کی جا ہے مولوی صاحب تو کہیں کہ رسول اللہ کا خیال لگانے گدھے کے خیال سے کہیں زیادہ برا ہے مگر بڑے بڑے ائمہ و علما فرمائیں بہت بہتر ہے نماز ہی مکمل نہ ہوگی جب تک آپکا خیال نہ ہو حتی کہ حضرت مجدد صاحب تو پیر کے خیال کو بھی خوش نصیبی کی دولت کہیں اور کہیں کہ ہر وقت پیر کا تصور رکھو اور ہر حال میں واسطہ فیض جانو۔ دیکھو مکتوبات مجدد صاحب جلد دوم مکتوب ۳۰ و میزان شعرانی جلد اول صفحہ ۱۳۲ و احیاء العلوم جلد اول امام غزالی وغیرہا۔

واحضر فی قلبک النبی صلی اللہ علیہ وسلم وشخصہ الکریم وقل سلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ولیصدق املک فی انہ یبلغہ ویرد علیک ماھو اوفی امنہ

(التحیات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دل میں حاضر کرو حضور کی صورت پاک کا تصور باندھو اور کہو آپ پر سلام ہو اے نبی اور اللہ کی رحمت اور برکت اور یقین جان کہ یہ سلام حضور کو پہونچتا ہے اور حضور اسکا جواب اس سے بڑھکر دیتے ہیں) پھر کیا جب نماز میں درود شریف پڑھے گا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہے گا تو حضور کا خیال بعظمت و جلال یونکر نہ کرےگا کہ ہمارے ائمہ کے نزدیک درود چھوڑنے سے نماز ناکامل ہوتی ہے لیکن امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک باطل ہوتی ہے کہ انکے نزدیک درود فرض ہے۔ اب بتائیے کہ ان اماموں کی نماز صحیح ہے یا وہابی صاحبوں کی کہ ائمہ تو فرمائیں کہ حضور علیہ السلام کو دل میں حاضر لاؤ اور عطاء بخشش کی امید بلکہ یقین کے ساتھ اور وہابی کہیں کہ انکا خیال گدھے کے خیال سے بدرجہا بدتر ہے۔ بولو اور ایمان سے بولو یہی تعزیرہ و توقیرہ عزت ہوا یہی معنی ہیں وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ (عزت تو اللہ اور رسول ہی کے لئے ہے) کے یہی معنی ہو رسول کی اطاعت و پیروی ہوگی۔ رٹے جاؤ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ (اطاعت کرو اللہ کی اطاعت کرو رسول کی) لیکن حلق کے نیچے نہ اترے[عہ] العیاذ باللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

عقیدہ ۱۰

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ ماننے اور وں کا ماننا محض خبط ہے کتابوں میں نقع جتانا برائی بھلائی میں سیانا نہ کرنا اللہ کے سوا اور کسی کو ماننے سے بہتر ہے دیکھو تقویۃ الایمان صفحہ ۱۰ {اللہ کے سوا کسی کو نہ مان} پھر صفحہ ۷ {اوروں کا ماننا محض خبط ہے}

عہ۔ خارجیوں اور نجدیوں کے حال میں بخاری شریف میں لکھا ہے کہ قرآن شریف پڑھینگے مگر حلق کے نیچے نہ اترے گا یعنی اس پر انکا ایمان و عمل نہ ہوگا۔

پھر صفحہ ۴۶ [آدمی کتنا ہی گناہوں میں ڈوب جائے اور حفظ بچیا بچا دے اور برا یا مال کھا جانے میں کچھ قصور نہ کرے۔ اور جو کچھ بھلائی برائی کا امتیاز نہ کرے۔ تو بھی شرک کرنے سے اور اللہ کے سوا اور کسی کو ماننے سے بہتر ہے۔]

حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (مانو اللہ اور رسول کو) مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔ (جو تمہیں دیں رسول اسے لو اور جس چیز سے روکیں اس سے رکو) (پ ۲۸ رکوع ۴) اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ (اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور اماموں کی) (پ ۵ رکوع ۵) لیکن وہابی عقیدے کی رو سے رسول کو بھی نہ مانے اور کسی کا کیا ذکر ہے۔ کیوں بھائی مسلمانو کیا اسے اللہ کی مانو گے یا مولوی اسمٰعیل صاحب کی۔ آپ جانتے ہیں یہ اور اس قسم کی اور عبارتوں کا منشا کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ آپ سلف صالحین۔ ائمہ مجتہدین۔ مفسرین۔ محدثین حتیٰ کہ صحابہ اور تابعین تک کسی کی بات کی کچھ پرواہ نہ کریں اور آپ کو کسی کا اعتبار نہ رہے اور سب سے بے تعلق ہو کر آنکھ بند کر کے مولوی اسماعیل صاحب کی من گھڑت باتیں مان لیں جنکو وہ توحید و سنت کی بات اور خدا و رسول کی بات کہتے ہیں اور مغالطہ دینے کیلئے جا بجا اپنے مطلب پر آیتیں حدیثیں بھی لکھتے جاتے ہیں اور اپنے مقصد کے موافق اسکا ترجمہ بھی کر دیتے ہیں اس بات سے بالکل بے پرواہ ہو کر کہ علماء مفسرین یا ائمہ مجتہدین نے کیا مطلب لیا ہے اور اسی لئے تقویۃ الایمان کے شروع ہی میں لکھا

صفحہ ۳ [اور اللہ رسول کے کلام سمجھنے کو بہت علم نہیں چاہئے]

صفحہ ۴ [سو ہر خاص و عام کو چاہئے کہ اللہ و رسول ہی کے کلام کو تحقیق کریں اور اسی کو سمجھیں اور اسی پر چلیں اور اسی کے موافق ایمان ٹھیک کریں]

یعنی نہ اجماع کوئی چیز ہے نہ قیاس فقہی کوئی شئے نہ تفسیر بالماثور پر دار ہے نہ سواد اعظم کا کچھ اعتبار۔ صرف قرآن و حدیث کے الٹکل پچو ترجمے سے جتنی جو سمجھ میں آئے اسی پر عمل کرے اسی کے موافق ایمان ٹھیک کرے۔ اور ترجمہ کے لئے بھی کچھ تکلیف اٹھانے کی ضرورت نہیں۔ مولوی اسمٰعیل صاحب تو اصلی مطلب کا ترجمہ کرتے ہی جا رہے ہیں بس اسی پر ایمان لا دے۔ بھلا مولوی صاحب اتنے بھاری آدمی ہو کر بھلا ترجمہ میں کوئی بھول یا ادل بدل کر سکتے ہیں وہ تو شرک بدعت مٹانے کیلئے تحریف قرآن و حدیث بھی کریں تو مضائقہ ندارد۔ فائدہ مہمہ۔ یاد رکھنے کی بات ہے کہ صحابہ کے وقت سے لیکر آجتک تمام امت کا مانا ہوا عقیدہ ہے جو قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ دلیلیں شرع کی چار ہیں۔ قرآن۔ حدیث۔ اجماع امت۔ قیاس فقہی۔ اسلئے جو بات ان

چاروں دلیلوں میں سے کسی ایک دلیل سے بھی ثابت ہو گی اسکا ماننا فرض ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (جو تمہیں دیں رسول اُسے لو اور جس چیز سے روکیں اس سے رکو) وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ط وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ہ (اور جو رسول کے خلاف کرے بعد اسکے کہ حق کا راستہ اس پر کھل گیا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اسکے حال پر چھوڑ دینگے اور اسے جہنم میں داخل کرینگے اور یہ کتنا برا ٹھکانا ہے) (پ ۵ رکوع ۱۴) سبیل مومنین کا اتباع ہی اجماع امت اور سواد اعظم کی پیروی ہے۔ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ (اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی اور اماموں کی۔ اسی لیے مسلمان امام ابوحنیفہ۔ امام شافعی امام مالک۔ امام حنبل کی پیروی کرتے ہیں۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ (اے اللہ) ہمیں دکھا سیدھا راستہ راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام کیا) اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ ط (وہ لوگ جن پر اللہ نے انعام کیا یعنی انبیاء، شہدا، نیک لوگ (یعنی ان لوگوں

فقد اجتمعت الیوم فی مذاهب اربعة وهم الحنفیون والشافعیون والمالکیون والحنبلیون ومن کان خارجا عن هذه الاربعة فهو من اهل البدعة والنار

[illegible]

[illegible]

لیکن اب اہل سنت ان چاروں اماموں کے [illegible]

کی پیروی کی توفیق ملے) (پ ٥ رکوع ٦) دیکھئے یہاں عین نماز میں بندے کو حکم ہے کہ نبیوں ولیوں شہیدوں اور صالحوں کا راستہ خدا سے مانگے یہ ہے بزرگوں کی پیروی۔ وَمَا یَعْقِلُهَا اِلَّا الْعَالِمُوْنَ ط (اور اِنکو نہیں سمجھتے مگر علم والے) (پ ٢٠ رکوع ١٦) فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ہ (پوچھو جاننے والوں سے اگر تم نہیں جانتے) (پ ١٤ رکوع ١) وَمَا کَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِیَنْفِرُوْا کَآفَّةً ط مِنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ وَلِیُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَیْهِمْ لَعَلَّهُمْ یَحْذَرُوْنَ ہ (مسلمان سب تو باہر جانے سے رہے تو کیوں نہ ہوا کہ ہر گروہ سے ایک ٹکڑا نکلتا کہ دین میں فقہ سیکھے اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائے اس امید پر کہ وہ خلاف حکم کرنے سے بچیں۔) (پ ١١ رکوع ٤) یہ ہے تقلید۔

عقیدہ ١١ وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ انبیاء و اولیاء چوہڑے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں اور اُن سے کوئی واسطہ نہ رکھنا چاہیے۔ دیکھو تقویۃ الایمان صفحہ ١٤ و ١٩۔

صفحہ ١٩ { ہمارا جب خالق اللہ ہے اور اس نے ہمکو پیدا کیا تو ہم کو بھی چاہیے کہ اپنے ہر کاموں پر اسی کو پکاریں اور کسی سے ہمکو کیا کام جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہے دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر۔

صفحہ ١٤ صفحہ ١٤ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔ }

کیوں حضرات! یہ کیا دین و ایمان ہے کہ رات دن جسکا کلمہ پڑھو جسکی سنت کی پیروی کا دم بھرو جسکے نام سے مسلمانوں میں عزت حاصل کرو جسکی خیرات کھاؤ اسی کو چوہڑا چمار بناؤ بلکہ چمار سے بھی زیادہ ذلیل ٹھہراؤ۔ سبحان اللہ کیسے شریفانہ لفظوں میں شکریہ ادا ہو رہا ہے اور کس طرح اللہ و رسول کو اذیت دی جا رہی ہے۔ یہ تو آپنے دیکھ لیا کہ وہابی مذہب کے پیشوا صاحب نے خدا کے محبوبوں نبیوں ولیوں کی شان میں کیسے کیسے شریفانہ الفاظ استعمال کئے اب سمجھیے کہ انکا رب انکی شان میں کیا کیا عزت کے کلمے فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ہ (جو لوگ بدگوئی کرتے ہیں اللہ کے رسول کی اونکے لئے دکھ کی مار ہے) (پ ١٠ رکوع ١٤) اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ہ (جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ و رسول کو لعنت کیجی اللہ نے انپر دنیا و آخرت میں اور تیار کر رکھا ہے انکے لئے ذلت کا عذاب۔) (پ ٢٢ رکوع ٤) یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ (اے داؤد ہم نے تمکو اپنا نائب بنایا زمین میں) (پ ٢٣ رکوع ١١) اِنَّهٗ کَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا وَّرَفَعْنٰهُ مَکَانًا عَلِیًّا ہ (بلا شک یہ بڑے سچے نبی ہیں اور اُٹھایا ہم نے انکو

* [illegible]

اونچی جگہ) (پ ۳۰ رکوع ۷) وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (اور اے رسول ہمنے تمہارا چرچا اونچا کیا) عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ٥ (حضرت مریم کے بیٹے عیسیٰ عزت و مرتبت والے دنیا و آخرت میں اور اللہ کے نزدیکیوں میں) (پ ۳ رکوع ۱۲) سَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا۔ (سردار پاکباز نبی) (پ ۳ رکوع ۱۲) إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا (بلا شک اے ابراہیم میں تم کو سب لوگوں کا پیشوا کردونگا) (پ ۱ رکوع ۱۵) تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ (یہ سب رسول بڑائی دی ہمنے انہیں ایک سے ایک کو) وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ (اور بعضوں کو درجوں بلند کیا) (پ ۳ رکوع ۱) نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّن نَّشَاءُ (ہم بلند کرتے ہیں ہم درجے جسکے چاہتے ہیں) وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ ٥ (اللہ ہی کے لئے عزت ہے اور رسول کے لئے اور مومنین کیلئے) (پ ۲۸ رکوع ۱۳)

جناب مجدد صاحب فرماتے ہیں۔ اگر وہ نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ خلقت کو پیدا نہ کرتا اور اپنی ربوبیت ظاہر نہ کرتا چونکہ دوسرے سب انکے طفیلی ہیں اور وہ اس دعوت کے اصلی مقصود ہیں اسلئے سب انکے محتاج ہیں۔ اور انہیں کے ذریعہ سے فیوض و برکات لیتے ہیں اس لحاظ سے اگر سب کو آل کہیں تو بجا و درست ہے کیونکہ سب انکے پیچھے چلنے والے ہیں اور انکے وسیلے کے بغیر کمال حاصل نہیں کرسکتے۔ جب ان سب کا وجود انکے وجود کے وسیلے کے بغیر متصور نہیں ہوسکتا تو دوسرے کمالات جو وجود کے تابع ہیں انکے وسیلے کے بغیر کس طرح متصور ہوسکتے ہیں ہاں محبوب رب العالمین ایسا ہی ہونا چاہئے ذرا کان لگا کر سنیں (مکتوب ۱۲۱ دفتر سوم) چند سطر آگے چلکر فرماتے ہیں۔ سہ

فان فضل رسول اللہ لیس لہ ✻ حد فیعرب عنہ ناطق بفم

رسول پاک کی شان و فضیلت بے نہایت ہے ✻ کرے ظاہر زباں کیونکر کہاں اسمیں طاقت ہے

اب ختم سخن پر ایک آیۃ اور لکھوں جس سے معلوم ہو جائے کہ یہ شخص کس طرح کھلا ہوا رد و در خلاف ظاہر قرآن کا کرتا ہے دیکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَإِنَّهُمْ عِندَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ۔ (اور یہ سب ہی ہمارے آگے برگزیدہ و پسندیدہ ہیں) (پ ۲۳ رکوع ۱۳) ملاحظہ کیجئے مولوی اسماعیل کہیں انبیاء خدا کے آگے ذلیل اور خدا فرمائے کہ ہمارے آگے یہ بڑی عزت و بزرگی والے۔ افسوس آنکھیں کھولو مسلمانو اور دیکھو کیسے کو عالم مولوی کہتے ہو ایک جاہل مسلمان بھی یہ بے ادبی نہیں کرسکتا نہ کہ مولوی و عالم لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

عقیدہ ۱۴ وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ کی تعریف کرنی ہی نہیں چاہئے۔

دیکھو تقویۃ الایمان صفحہ ۶۳ [جو بشر کی سی تعریف ہو سو ہی کرو سو اسمیں بھی اختصار ہی کرو]

یعنی بالکل تعریف نہ کرو اور خالی بشر کہو۔ لیکن آپ کو معلوم ہے یہ بات کون لوگ کہا کرتے تھے ہم آپ کو نہیں بتائینگے آپ قرآن دیکھیے۔ وَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ مَا هٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (تو اس نبی کی قوم کے جن سرداروں نے کفر کیا انہوں نے کہا اے لوگو یہ تو نہیں مگر تمہارے ایسا آدمی) (پ ۱۸ رکوع ۱) قَالُوا إِنَّمَا أَنتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ وَمَا أَنتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَإِن نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ۝ (کہا کافروں نے (اصحاب الایکہ) نے تجھ پر جادو ہے اور تو بھی ایک آدمی ہے جیسے ہم اور ہمارے خیال میں تو جھوٹا ہے) (پ ۱۹ رکوع ۱۲) اور دیکھو تمہارا رب انکی کیسی تعریف کرتا ہے۔ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ (اور اے رسول بلند کیا ہمنے تمہارا درجہ) وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ (اے رسول جلدی تمکو اللہ اتنا دیگا کہ تم راضی ہو جاؤگے) وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ (عزت تو اللہ و رسول ہی کیلئے ہے) فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا ۝ (پھر کہا نہ مانا فرعون نے رسول کا تو پکڑی ہمنے اسکو پکڑ وبال کی) (شاہ عبد القادر) (پ ۲۹ رکوع ۱۳) خود حضور اپنی تعریف میں فرماتے ہیں انا سید ولد آدم (میں تمام انسانوں کا سردار ہوں) اور فرماتے ہیں ولواء الحمد یومئذ بیدی آدم ومن دونہ تحت لوائی۔ (اور قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا آدم اور آدم کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہونگے) کنت نبیا وآدم بین الماء والطین۔ (میں اسوقت نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام کا پتلہ خاکی بھی نہ بنا تھا) ختم بی النبیون (نبیوں کا سلسلہ مجھپر ختم ہو گیا) لا نبی بعدی (میرے بعد کوئی نبی نہیں) ایکم مثلی (تم میں کون میرے برابر ہے) انا اول من یدق باب الشفاعۃ (میں ہی پہلا وہ شخص ہوں جو شفاعت کا دروازہ کھٹکھٹائیگا) انا ابیت عند ربی (میں اپنے رب کے دربار میں رات گذارتا ہوں) ھو یطعمنی ویسقینی (وہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے)

عقیدہ ۵ وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ رسول کا مرتبہ قوم کے چودھری اور گاؤں کے زمیندار سے زیادہ نہیں۔

صفحہ ۶۲ {جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سو ان معنی میں ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے}

دیکھا آپنے یہ ہے درجہ وہابیوں کے نزدیک اللہ کے نبیوں کا۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتے کہ آدم میرا نائب جانشین ہے اور اے داؤد ہم نے تمکو اپنا خلیفہ بنایا اور وہابی صاحبان کہیں کہ نہیں نہیں صرف چودھری اور زمیندار۔ نہ کوئی حبیب اللہ نہ کوئی خلیل اللہ نہ کوئی کلیم اللہ نہ کوئی روح اللہ۔

عقیدہ ۱۴

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک عام آدمی سے زیادہ نہ سمجھنا چاہئے اور زیادہ سے زیادہ بڑے بھائی کے برابر ماننا چاہئے۔

دیکھو تقویۃ الایمان صفحہ ٦٠

[جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور **ہمارے بھائی**۔ انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اسکی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے۔]

لیکن کیا مسلمانو تمہارا یہی عقیدہ ہے کہ اللہ کے مقرب بندے (انبیاء، اولیاء، فرشتے) بس بڑے بھائی کے برابر ہیں اس سے آگے کچھ نہیں اور کیا تم ان مقرب بندوں کی اتنی ہی تعظیم کرتے ہو؟ تمہارا ہرگز یہ عقیدہ نہیں ہے۔ سنو تمہارا وہ عقیدہ ہے جو تمہارے رب نے اور تمہارے نبی نے فرمایا۔ وہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَاَزْوَاجُہٗ اُمَّہَاتُہُمْ (نبی مسلمانوں کا زیادہ مالک ہے انکی جانوں سے اور نبی کی بیویاں مومنین کی مائیں ہیں) (پ ۲۱ رکوع ۱۷) (و فی قراءۃ ابن مسعود) اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَھُوَ اَبٌ لَّہُمْ۔ (نبی مسلمانوں کی جانوں سے بھی زیادہ انکا مالک ہے اور نبی مسلمانوں کا باپ ہے) اور فرماتا ہے یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْہَرُوْا لَہٗ بِالْقَوْلِ کَجَہْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۰ (اے مسلمانو اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اونچی نہ کرو اور نبی کے سامنے زور سے نہ بولو جسطرح آپس میں ایک دوسرے سے بولتے ہو نہیں تو تمہارے اعمال برباد ہو جائینگے اور تمکو خبر بھی نہ ہوگی) (پ ۲۶ رکوع ۱۳) اور فرماتا ہے لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا ۰ (رسول کو اس طرح نہ پکارو جسطرح آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو) (پ ۱۸ رکوع ۱۵) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا سید ولد اٰدم (میں تمام انسانوں کا سردار ہوں) (ترمذی) اَیُّکُمْ مِثْلِیْ (تم میں سے کون میرے برابر ہے) اذا کان یوم القیامۃ کنت امام النبیین وخطیبہم وصاحب شفاعتہم (جب قیامت کا دن ہوگا میں سب نبیوں کا امام و خطیب اور شفاعت کرنیوالا ہونگا (احمد۔ ترمذی ابن ماجہ۔ حاکم وغیرہ) اِنَّمَا اَنَا لَکُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ (میں تمہارے لئے مثل باپ کے ہوں) (مسلم)

عقیدہ ۱۵

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ انبیاء و اولیاء سب عاجز۔ بے خبر۔ نادان۔ ناکارے۔ ذرہ ناچیز سے کمتر۔ چوہڑے چمار سے زیادہ ذلیل۔

دیکھو تقویۃ الایمان صفحہ ٦

[انبیاء و اولیاء امام امام زادے پیر شہید جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز]

دیکھو تقویۃ الایمان صفحہ ۲۹ [اللہ زبردست کے ہوتے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ فائدہ نقصان نہیں پہونچا سکتے محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص (اللہ) کا رتبہ ایسے ناکارے (انبیاء و اولیاء) لوگوں کو ثابت کیجئے۔]

" " صفحہ ۲۵ [ان باتوں میں سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے سب یکساں بے خبر ہیں اور نادان۔]

" " صفحہ ۲۴ [جسکا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں]

" " صفحہ ۵۶ [سب انبیاء و اولیاء اسکے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں]

" " صفحہ ۱۴ [ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے]

افسوس! شرک و بدعت مٹانے اور خدا کی عظمت بڑھانے کے بہانہ سے محبوبان خدا کی یہ توہینیں وہابیوں نے خود گڑھیں۔ یہ سب اللہ و رسول سے بھی بڑھکر شرک مٹانے والے بنتے ہیں خدا و رسول نے کہیں بھی نبیوں اور ولیوں کی شان میں ایسے حقیر اور توہین آمیز الفاظ نہیں استعمال کئے باوجودیکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نصاریٰ خدا کا بیٹا کہتے تھے لیکن اسکے رد و جواب میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کی شان میں کوئی ہلکا لفظ نہ استعمال کیا اور یہ نہ کہا کہ وہ ہمارا پیدا کیا ہوا ہمارے آگے ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہے اُسے ہمارا بیٹا کیوں کہتے ہو۔ بلکہ اسکے برخلاف اُن کی تعریف میں نہایت اعزاز و اکرام کے کلمے کہے بڑے بڑے تعظیمی لقب دیئے۔ فرمایا۔ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ (اور یہ لوگ ہمارے آگے برگزیدہ و پسندیدہ ہیں) (پ ۲۳ رکوع ۱۳) وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ٥ (کہا کافروں نے خدا نے بیٹا کر لیا حالانکہ اسکی ذات پاک ہے وہ بندے ہیں جنکو عزت دی) (پ ۱۷ رکوع ۲) يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ ٥ (اے داؤد ہم نے تم کو اپنا نائب بنایا زمین میں) (پ ۲۳ رکوع ۱۱) عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ٥ (حضرت مریم کے بیٹے عیسیٰ عزت و مرتبت والے دنیا و آخرت میں) (پ ۳ رکوع ۱۲) اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ٥ (بلاشک یہ بڑے سچے نبی ہیں اور اٹھایا ہمنے انکو اونچی جگہ) (پ ۱۶ رکوع ۷) وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ٥ (اور اے رسول ہمنے تمہارا چرچا اونچا کیا) (پ ۳۰ رکوع ۱۹) تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ٥ (یہ سب رسول بڑائی دی ہمنے انیں ایک سے ایک کو) (پ ۳ رکوع ۱) (ترجمہ شاہ عبدالقادر دہلوی)

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ؀ عہ (نہیں بھیجا ہمنے تمکو اے نبی مگر سارے جہانوں کے لئے رحمت بناکر) (پ ۱۷ ر کوع ۷) افسوس یہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ اللہ کے محبوب بندے جنکے سروں پر اسنے اپنی نیابت وخلافت کا تاج رکھا عزت و جاہت کا تمغہ عنایت فرمایا سارے جہان انکی فرمانبرداری فرض کی اور ایسے ایسے کمالات اور قدرتیں دیں کہ یہ حضرات جن وانس حور وپرند آفتاب و ماہتاب بلکہ جمیع مخلوقات پر حکومتیں کریں کتاب وحکمت سکھائیں دلوں کو پاک صاف کریں مردے زندہ کریں۔ فقیر کو غنی کریں گنہگار کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں لیجائیں جہنمیوں کو جہنم سے باہر لائیں۔ ہر طلب یا ہیں بلکہ قیامت تک سب ہونیوالے حال بتائیں یہ سب کچھ کمال وقدرت رکھیں پھر بھی وہابی مذہب میں عاجز۔ بے خبر۔ نادان۔ ناکارے۔ ذلیل۔ ذرہ ناچیز سے کم چوہڑے چمار سے بھی گھٹیا۔ اے یارو یہ کیا ایمان واخلاق ہے کوئی اپنے استاد و باپ۔ دوست کو بھی ایسا ذلیل و حقیر نہیں جانتا ایسے توہین کے الفاظ کوئی اپنے کسی دنیاوی محسن کو بھی نہیں کہتا نہ کہ محبوبانِ خدا کی شان عالی میں یہ جرأت و بے ادبی لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (جو لوگ رسول اللہ کو تکلیف دیتے ہیں انکے لئے دردناک عذاب ہے) (پ ۱۰ رکوع ۱۴) محبوبان خدا کے ان کمالات کے متعلق ہم آیتیں اور حدیثیں پچھلے صفحات میں لکھ آئے ہیں انہیں پھر دیکھ لیں۔

عقیدہ ۱۶ وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا علم غیب تو پاگلوں اور جانوروں کو بھی حاصل ہے۔ مولوی اشرف علی تھانوی اپنی کتاب حفظ الایمان صفحہ ۷ پر لکھتے ہیں

> آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون۔ بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔

یہ تو قطعی اتفاقی ہے کہ بعض علوم غیبیہ حضور علیہ السلام کو حاصل ہیں۔ اور یہ شخص حضور کے انہیں بعض علوم کو جانوروں اور پاگلوں کے علم کے ایسا بتاتا ہے۔ یہ کھلی ہوئی رسول اللہ کے علم کی تنقیص و توہین ہے اور ان آیتوں اور حدیثوں کا صریح انکار ہے جن سے یہی بعض علوم غیبیہ رسول اللہ کا کمال ثابت ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ

عہ تمام مفسرین امام رازی۔ امام بغوی کی تفسیر۔ خازن۔ مدارک۔ تفسیر جلالین۔ روح البیان۔ تفسیر نیشاپوری۔ ابو السعود۔ بیضاوی۔ تفسیر کبیر۔ صراط مستقیم۔ سارے علماء کا اتفاق بھی ہے

(وہ غیب کا جاننے والا ہے اپنے غیب پر کسی کو قابو نہیں دیتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے) (پ ۲۹ رکوع ۱۲)
ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۝ (یہ خبریں غیب کی ہیں ہم بھیجتے ہیں تمہارے پاس) (پ ۳
رکوع ۱۲) (ترجمہ شاہ عبدالقادر دہلوی) مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ
مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۝ (اللہ تعالیٰ تمکو غیب پر اطلاع نہیں دیتا لیکن اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے
اسکو یہ عزت دیتا ہے) (پ ۴ رکوع ۹) حضور فرماتے ہیں ان اللّٰہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا
والی ما ھو کائن الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ جلیا من اللّٰہ تعالیٰ جلاہ لنبیہ کما جلاہ
للنبیین من قبلی۔ (یعنی دنیا مجھ پر روشن کی گئی جیسا کہ مجھ سے پہلے اور نبیوں پر روشن کی گئی تو دنیا کی طرف
اور جو کچھ قیامت تک ہونیوالا ہے اسکی طرف اسطرح دیکھتا ہوں جیسے اپنی ہتھیلی) (طبرانی نعیم ابن حماد و ابو نعیم)

عقیدہ نمبر ۱۷ وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ کا علم شیطان کے علم سے بھی کم ہے حتی کہ انکو
دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ دیکھو براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی
مصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی۔ صفحہ ۵۱۔

{مجھ کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔ عــہ}
الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھکر علم
محیط زمین کا فخر عالم (علیہ السلام) کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل
محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے
شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت (علم) نص (آیات و احادیث)
سے ثابت ہوئی فخر عالم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی وسعت علم کی
کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

براہین قاطعہ
صفحہ ۵۱
مطبوعہ کتب خانہ
امدادیہ دیوبند

عــہ کتاب تقویۃ الایمان [illegible] صفحہ [illegible] حصہ اول ۱۹ [illegible] میں لکھا ہے اور وہ رد شرک و بدعت میں [illegible] عمدہ کتاب ہے اور اسکا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔ محمد ابن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے (فتاوی رشیدیہ حصہ اول) اور اسی فتاوی [illegible] محمد ابن عبدالوہاب نجدی [illegible] عقیدہ [illegible] لکھے ہیں [illegible] اور اسمٰعیل [illegible] دہلوی [illegible] دیوبندی لوگ [illegible] عالم [illegible]

عــہ یہ ایک بے اصل روایت بعض نا واقفوں نے لکھی جسکو حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے فرمایا
کہ ایں حکایت اصلے ندارد (یعنی یہ ایک بے اصل کہانی ہے حدیث ہرگز نہیں۔ پھر وہابی صاحب نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے انکار کیلئے اس حکایت کو پیش کر دیا اور روایت کا الزام شیخ پر دھر دیا۔

افسوس! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال گھٹانے کیلئے جس چیز کو شرک بتایا اوسی کو شیطان لعین کے لئے ثابت مانا یہی ایمان و ادب خدا کے حبیب کے بارے میں۔ یہ کیا ظلم ہے کہ شیطان کا علم رسول اللہ کے علم سے زیادہ مانو اور اسے قرآن و حدیث سے ثابت بتاؤ اور وہی علم رسول اللہ کیلئے شرک بتاؤ اور کہو کہ رسول اللہ کا علم قرآن و حدیث سے ثابت نہیں اسلئے شرک ہے۔ کیا یہ آیتیں اور حدیثیں رسول اللہ کیلئے وسعت علم ثابت نہیں کرتیں۔ ذرا تو ایمان و انصاف سے کام لو۔ دیکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا۔ (اور بیشک اے نبی ہم نے تمکو ان چیزوں کا علم دیا جنہیں تم پہلے نہ جانتے تھے اور اللہ کا آپ کے اوپر بڑا فضل ہے۔) (پ ۵ رکوع ۱۴) تِلْكَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَا اِلَيْكَ۔ (یہ بعض خبریں ہیں غیب کی کہ ہم بھیجتے ہیں انکو تیری طرف) (پ ۱۲ رکوع ۳) عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ۔ (وہ غیب کا جاننے والا ہے اپنے غیب پر کسی کو قابو نہیں دیتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے) (پ ۲۹ رکوع ۱۲)

حضور فرماتے ہیں اُوْتِيْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ۔ (مجھے اگلے پچھلوں سب کا علم دیا گیا) (یعنی جتنے لوگ گذر چکے انکو جو کچھ علم دیا گیا وہ سب مجھکو ملا اور جو لوگ میرے بعد ہونگے جو کچھ انکو علم ملیگا وہ سب ہی مجھکو ملگیا) عہ

عقیدہ ۱۸ وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی نہیں ہیں آپکے بعد اور نبی ہوسکتا ہے چنانچہ بانی مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی اپنی کتاب تحذیر الناس کے صفحہ ۳ پر لکھتے ہیں

> عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپکا زمانہ انبیاء سابق کے بعد ہے اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تأخر میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ (اور صفحہ ۲۵ پر لکھا) بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجیے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔

تحذیر الناس صفحہ ۲۵ مطبوعہ قاسمی مطبع دیوبند

عہ نیز ذیل و ہو بکل شیء علیم
حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مدارج شریف میں
لکھتے ہیں۔ ہر چہ در دنیا است از زمان آدم تا نفخہ اولیٰ
بروے صلی اللہ علیہ وسلم منکشف ساختند تا ہمہ احوال او را
از اول تا آخر معلوم گردید و یاران خود را نیز از بعضے ازاں احوال خبر داد
و وے صلی اللہ علیہ وسلم دانا است بہمہ چیز از شیونات ذات
الٰہی و احکام صفات حق و اسماء و افعال
و آثار و بجمیع علوم ظاہر و باطن و اول و آخر
احاطہ نمودہ و مصداق فوق کل ذی علم
علیم شدہ

کیوں مسلمانو! کیا تمہارا یہی عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہیں ہیں اور آپ کے بعد دوسرا نبی آسکتا ہے۔ افسوس کہ ان مولوی قاسم صاحب نے نبی نبوت جانے کی بنیاد رکھی تھی مگر یہ موقع انکو نہ مل سکا بلکہ اسی بنیاد پر مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی نبوت کا دعویٰ کر دیا اور پنجاب کے جہلا نبی ماننے بھی لگے۔ قطع نظر اسکے کہ حضور کا آخری نبی ہونا تمام امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے اسکا انکار قرآن و حدیث کے بھی صریح خلاف ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں لا نبی بعدی میرے بعد کوئی نبی نہیں لو کان بعدی نبی لکان عمر یعنی اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتے (رواہ احمد۔ ترمذی۔ حاکم) ختم بی النبیون۔ نبوت مجھ پر ختم ہوگئی میرے بعد کوئی نبی نہیں ذھبت النبوۃ ولم یبق الا المبشرات۔ نبوت ختم ہوگئی مبشرات رہ گئیں (بخاری و مسلم وغیرہما بالفاظ مختلف متقارب)

عقیدہ ۱۹ وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ مر کر مٹی میں مل گئے۔ دیکھو تقویۃ الایمان صفحہ ۶۱۔ ایک حدیث کا ترجمہ کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ کی طرف سے یہ بڑھا دیا۔

تقویۃ الایمان صفحہ ۶۱ [ف یعنی میں (رسول اللہ) بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔]

دیکھو مسلمانو۔ سید الانبیاء کی حیات کا کیسا کھلا ہوا انکار ہے اور قرآن و حدیث کی کیسی صریح مخالفت ہے اور تمام امت کے خلاف کیا نیا راستہ ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ ملاحظہ ہوں آیات و احادیث۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے انہیں مردہ نہ کہو بلکہ زندہ ہیں مگر تمہیں خبر نہیں (پ ۲ رکوع ۳) اور فرماتا ہے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (جو لوگ راہ خدا میں مارے گئے ہیں انہیں ہرگز مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ اپنے رب کے یہاں زندہ ہیں انہیں روزی ملتی ہے اللہ نے اپنے فضل سے جو انہیں دیا ہے اس پر خوش ہیں اور جو لوگ بعد والے ابھی ان سے نہ ملے انکے لئے خوشخبری کے طالب ہیں کہ ان پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہونگے) (پ ۴ رکوع ۸) حضور علیہ السلام فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰهَ تعالیٰ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰهِ حَیٌّ یُرْزَقُ (بلاشک اللہ تعالیٰ نے نبیوں کا بدن کھانا مٹی پر حرام کر دیا (یعنی مٹی انکے بدن کو خراب نہیں کر سکتی) تو اللہ کے نبی زندہ رہتے ہیں اور روزی پاتے ہیں) (ابن ماجہ وغیرہ) اور فرماتے ہیں الانبیاء احیاء یصلون فی قبورھم (انبیاء اپنی قبروں میں

[illegible]

زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں) (بیہقی وغیرہ) اور فرماتے ہیں۔ مررت علی موسیٰ وھو قائم یصلی (میں موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس گزرا تو وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے) جناب مجدد صاحب نے مولوی مکتوب نمبر دوم میں لکھتے ہیں برزخ صغریٰ چونکہ ایک جہت سے دنیاوی وطنوں میں سے ہے اسلئے ترقی کی گنجائش رکھتا ہے اس مقام کے احوال مختلف اشخاص کے حالات پر نظر کرنے کے باعث باہم بہت فرق رکھتے ہیں الانبیاء یصلون فی القبور (انبیاء قبر میں نماز پڑھتے ہیں) آپ نے سنا ہوگا اور ہمارے حضرت پیغمبر علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام معراج کی رات جب حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر پر گذرے تو دیکھا کہ وہ قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں اور جب اسی وقت آسمان پر پہونچے تو حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کو وہاں پایا۔ اس مقامات کے معاملات نہایت عجیب غریب ہیں۔ عقل کوتاہ اندیش ان باتوں کے تصور سے عاجز ہے وہ اور ہی آنکھ ہے جو اس قسم کی اعجوبہ باتوں کو دیکھتی ہے۔ (مکتوب ۱۶ صفحہ ۲۸ جلد دوم)

عقیدہ نمبر ۲

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ مولود شریف چاہے کتنی ہی شرعی پابندی واحتیاط سے کیا جائے ہر صورت میں ناجائز اور کنہیا کے جنم کی طرح ہے اور قیام کفر وشرک ہے کسی وجہ سے جائز نہیں۔ دیکھو فتاویٰ رشیدیہ مولوی رشید احمد گنگوہی کا۔

فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۴۵ جلد دوم جید برقی پریس دہلی

[مجلس مولود شریف جسمیں روایات موضوعہ کاذبہ نہ ہوں اس میں بھی شرکت منع ہے۔]

فتاویٰ میلاد مولوی رشید احمد گنگوہی صفحہ ۱۲ مطبوعہ تجلی پرنٹنگ پریس دہلی اور براہین قاطعہ صفحہ ۱۴۸

[یہ ہر روز اعادہ ولادت تو مثل ہنود کے کہ سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں ... معاذ اللہ سانگ آپکی ولادت کا ٹھہرا اور خود یہ حرکت قبیحہ قابل لوم وحرام وفسق ہے بلکہ یہ لوگ اس قوم سے بڑھکر ہوئے (آگے چند شقیں قائم کرکے لکھا ......

الحاصل یہ قیام صورت اولیٰ میں بدعت ومنکر دوسری صورت میں حرام وفسق تیسری صورت میں کفر وشرک چوتھی صورت میں اتباع ھویٰ اور گناہ کبیرہ ہوتا ہے پس کسی وجہ سے مشروع وجائز نہیں]

فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۵۰ جلد دوم

[انعقاد مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے۔]

فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۹۴ جلد سوم

[کسی عرس اور مولود میں شریک ہونا درست نہیں محمد کوئی سا عرس اور مولود درست نہیں۔]

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝ اولیاء انبیاء سے یہ نفرت کہ انکا نام لینا کسی صورت سے گوارا نہیں انکا چرچا کرنے انہیں ثواب پہونچانے میں کوئی بات خلاف شرع نہ ہو بالکل جائز وشرعی طریقہ

کیا جائے جب بھی وہابی صاحبوں کو گوارا نہیں ہر حال ناجائز ہر طرح نادرست۔ کنہیا کے جنم کا سا ناٹک
دیکھا تسلیم تو یہ ہے رسول اللہ کی قدر و عزت وہابی کے دل میں۔ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ
مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ ۝ کوئی ان سے پوچھے کہ مولود شریف میں آخر کیا زہر گھل گیا ہے کہ اس سے اتنی نفرت
ہے۔ مولود کیا ہے یہی نا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں تشریف لانے کا حال بیان کیا جاتا ہے،
آپکے معجزات کمالات تبلیغی کارنامے بتائے جاتے ہیں تاکہ مسلمان اپنے رسول کو اور انکے رتبے کو اچھی طرح
جان پہچان لیں اور انکی تابعداری میں پختہ ہو جائیں اس لئے کہ بے انکی تابعداری کے خدا کی
نہ عبادت ہو سکتی ہے نہ خدا کو راضی کیا جا سکتا ہے نہ خدا کے عذاب سے بچا جا سکتا ہے۔ ایسی کارآمد
چیز کو ہر طرح ناجائز کہنا رسول سے نفرت مسلمانوں کی عداوت خدا سے مخالفت کے سوا اور
کیا ہے۔ رسول کی فضیلت اور انکی آمد کے بیان میں تو خود قرآن میں بہت سی آیتیں موجود
ہیں جناب رسول اللہ نے بھی ممبر پر کھڑے ہو کر اپنی پیدائش کے حالات اور اپنے کمالات
بیان فرمائے ہیں۔ چنانچہ حدیث کی کتابوں میں اس قسم کے مضمون بہت ہیں یہاں اُن
سب کے ذکر کی گنجائش نہیں کہ اگر ان سب کا استقصا کروں فرد دیگر املا کروں ورنہ آپ
دیکھئے کہ حضور علیہ السلام نے کس طرح سے اور کیسے کیسے اپنے فضائل و کمالات بیان فرمائے ہیں
فرماتے ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اوّل ما خلق اللہ نوری وکل الخلائق من نوری
(سب سے پہلی چیز جسکو اللہ نے پیدا کیا وہ میرا نور ہے اور ساری مخلوق میرے نور سے بنی) انا
الاوّل انا الاٰخر۔ کنت نبیا و اٰدم بین الماء والطین (میں اسوقت نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام
کا پتلا خاکی بھی نہ بنا تھا) انا العاقب انا الحاشر (میں ہی پچھلا ہوں میں ہی جمع کرنیوالا ہوں)
یحشر الناس علی قدمی (لوگوں کا حشر میرے قدم پر کیا جائیگا) لواء الحمد یومئذ بیدی آدم ومن
دونہ تحت لوائی (اور قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا آدم اور آدم کے سوا
سب میرے جھنڈے کے نیچے ہونگے) انا اول من یدق باب الشفاعۃ (میں ہی پہلا وہ شخص
ہوں جو شفاعت کا دروازہ کھٹکھٹائیگا) (ایکم مثلی تم میں کون میرے برابر ہے) انی ابیت عند ربی
یطعمنی ویسقینی (میں اپنے رب کے دربار میں رات گذارتا ہوں وہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے) بُعثتُ
من خیر قرون بنی آدم (نکالا گیا میں انسان کے بہترین گروہ سے) اذا کان یوم القیامۃ کنت
انا امام النبیین وخطیبہم (جب قیامت کا دن ہوگا میں سب نبیوں کا امام و خطیب و شفاعت
کرنیوالا ہونگا) حضرات صحابہ کس کس طرح جناب رسول اللہ کی تعظیم خدمت ادب اور محبت کرتے
صحابہ کی تاریخ میں ایسے بے شمار واقعات موجود ہیں۔ حضرت ابو بکر رسول اللہ کے ممبر کی ایک سیڑھی

چھوڑ کر خطبہ پڑھتے اسلئے کہ حضور کی جگہ پر کھڑا ہونا بے ادبی سمجھتے تھے۔ جناب عمر اپنے کو رسول کا عبد اور خادم کہتے۔ حضرت ابوہریرہ بے طہارت آپکے کجاوے تک کو ہاتھ نہ لگاتے۔ آپکے وضو کا دھون صحابہ زمین پر نہ گرنے دیتے بلکہ اپنے ہاتھوں میں لیکر اپنے سر اور سینہ پر ملتے۔ ایک بار حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھکو سب سے زیادہ پیارے ہیں سوا اپنی جان کے۔ حضور نے ارشاد فرمایا لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین (تم میں کوئی مسلمان نہیں ہوتا جب تک میں اسکے ماں باپ اولاد سارے جہان سے زیادہ پیارا نہ ہوں) تھوڑی دیر کے بعد حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ اب میں ہر چیز سے زیادہ آپکو عزیز جانتا ہوں اسپر حضور نے فرمایا الآن یا عمر یہ تھا بہترین امت کا ادب اور محبت اپنے رسول کے ساتھ۔ اب یہ کہنا کہ میلاد شریف میں اہتمام وانتظام صفائی روشنی فرش فروش خوشبو شیرینی وغیرہ یہ سب تو رسول اللہ وصحابہ کے وقت میں تھیں اسلئے ناجائز ہیں تو یہ بات صرف وہی شخص کہہ سکتا ہے جو مقاصد شرع سے بے خبر اصول مذہب سے ناواقف حقیقت کار سے ناآشنا محض جمود وتعصب کا شکار ہٹ دھرمی اور سطحیت میں گرفتار ہو کہ یہ قاعدہ شرعیہ ہے کہ ہر چیز جائز ہے صرف وہی چیزیں ناجائز ہیں جنکے ممانعت وعدم جواز کی کوئی شرعی دلیل ہو اور ظاہر ہے کہ ان چیزوں کے ناجائز ہونے پر کون سی آیۃ وحدیث ہے کیا دلیل شرعی ہے جسکی بنا پر منع کیا جاتا ہے۔ صرف یہ کہ حضور کے زمانہ میں یہ باتیں نہ تھیں اگر یہی ہو تو بہت وہ باتیں جنکو یہ منکرین خود بھی کرتے ہیں حضور کے زمانہ میں نہ تھیں یہ انکے لئے کیوں جائز ہیں؟

خود مولوی اسمٰعیل کے پیر کے پیر حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور انکے والد شاہ ولی اللہ صاحب میلاد۔ فاتحہ۔ عرس سب کرتے تھے وہابی صاحبان بتائیں کہ انکا کیا حکم ہے

ع

[illegible]

کیا یہ حضرات بھی شرک و بدعت کرتے تھے لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ بہرحال یہ بیس عقیدے بطور نمونہ آپ کے سامنے پیش کئے گئے ہیں ایسے ہی بہت باطل عقیدے انکے ہیں جیسا کہ انکی کتابوں سے ظاہر ہے۔
اگر خدا توفیق دے اور انصاف تو حق اور ناحق سمجھنے کیلئے اسی قدر بس ہے ورنہ دفتر کے دفتر بیکار ہوا للہ
یقول الحق وھو یھدی السبیل
فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم
کتبہ

فقیر زین العابدین

۱۱ رجب ۱۳۱۷ھ

ملنے کا پتہ

حاجی حافظ فخر الدین صاحب

مدرسۃ منظر حق

قصبہ ٹانڈہ

ضلع فیض آباد